



سوال

(416) بیوہ کی عدت اور شرعی پابندیاں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم جنوبی ایشیا کے لوگ ہندو وائرسم و رواج سے بہت متاثر ہیں، یہی وجہ ہے کہ ہمارے ہاں جس عورت کا خاوند فوت ہو جاتا ہے تو اسے الگ کمرہ میں محدود کر دیا جاتا ہے۔ اس کے لیے کسی کے سامنے آنا، بات کرنا یا کسی کام کاج کے لئے کوشش کرنا ممنوع قرار پاتا ہے، اس کے ساتھ ہتک آمیز رویہ اختیار کیا جاتا ہے۔ ہمیں بتایا جائے کہ خاوند کی وفات کے بعد شرعی طور پر اس پر کون کون سی پابندیاں عائد ہوتی ہیں اور وہ عدت کے ایام کیسے بسر کریں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شریعت اسلامیہ میں جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے اسے چار ماہ دس دن بطور عدت گزارنا ہوتے ہیں اور عدت سے مراد وہ ایام ہیں جو زوال نکاح کے بعد عورت کو نکاح ثانی کے انتظار میں گزارنا لازم ہوتے ہیں۔ اس عدت وفات میں سوگ کا بھی حکم ہے، یعنی بیوہ ہو جانے والی عورت کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ عدت کی پوری مدت میں سوگ منائے جو چیزیں زینت اور سجھار کے لئے استعمال ہوتی ہیں۔ وہ اس عدت میں بالکل استعمال نہ کرے۔ الغرض اس پوری مدت میں بیوہ اس طرح رہے کہ اس کی شکل و صورت، لباس و ہیئت سے اس کی بیوگی اور غمزدگی ظاہر ہو اور دوسروں کو بھی اس کی ظاہری حالت محسوس ہو کہ خاوند کی وفات کا اسے ویسا ہی رنج ہے، جیسا کہ ایک شریف اور پاک دامن بیوی کو ہونا چاہیے۔ خاوند کے علاوہ کسی دوسرے قریبی رشتہ دار، مثلاً: بھائی، باپ اور بیٹے کے انتقال پر سوگ منایا جاسکتا ہے، لیکن اس کی مدت صرف تین دن ہے۔ اس سے زیادہ منع ہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

”کسی اہل ایمان خاتون کے لئے لائق نہیں کہ وہ کسی مرنے والے قربت دار کی موت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے، ہاں، خاوند کی وفات پر چار ماہ دس دن سوگ کرنے کا حکم ہے۔“ [صحیح بخاری، الطلاق: ۵۳۳۵]

اس سوگ منانے میں بیوہ پر کیا پابندیاں ہیں اس کی وضاحت درج ذیل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جس عورت کے شوہر کا انتقال ہو گیا ہو وہ کسم کے رنگے ہوتے اور اسی طرح سرخ گیر و سے رنگے ہوتے کپڑے نہ پہنے، زلیورات پہننے پر بھی پابندی ہے، نہ نصاب (مندی وغیرہ) استعمال کرے اور نہ سرمہ لگائے۔“ [البداء، الطلاق: ۲۳۰۲]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں خواتین زیب و زینت کے لئے کپڑے رنگتی تھی، وہ زیادہ تر دو چیزیں استعمال کرتی تھیں، زرد رنگ کے لئے کسم اور سرخ رنگ کے لئے



گیر و وغیرہ، اس لئے حدیث میں خاص طور پر ان دو چیزوں کی ممانعت کا ذکر ہے، ورنہ ان کی خصوصیت نہیں ہے، مطلب یہ ہے کہ ایسے رنگین اور شوخ کپڑے استعمال نہ کئے جائیں جو زیب و زینت کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ اسی طرح زلیزلات اور سرمہ مہندی وغیرہ جیسی دیگر اشیاء بھی استعمال نہ کی جائیں۔ جو زیب و زینت اور سنگھار کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔ زمانہ عدت میں سوگ کے ان احکام کا مقصد یہی ہے کہ خاوند کے انتقال کا بیوی کو جو رنج و صدمہ ہو اس کا اثر دل اور باطن کی طرح ظاہر، یعنی جسم اور لباس میں بھی ہو، یہ جوہر نسوانیت کا فطری تقاضا ہے اور اسی میں نسوانیت کا شرف ہے۔

اگر آنکھیں خراب ہوں اور کوئی دوا دستیاب نہ ہو تو سرمہ کو بطور دوائی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ لیکن اسے رات کے وقت ڈالا جائے اور دن کے وقت اسے صاف کر دیا جائے، جیسا کہ حدیث میں بیان ہے کہ ایک عورت کا خاوند فوت ہو گیا اسے آنکھوں میں کچھ شکایت تھی تو وہ جلانا می سرمہ استعمال کرتی تھیں، پھر انہوں نے اپنی لونڈی کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس مسئلہ دریافت کرنے کے لئے بھیجا کہ سرمہ بطور دوا استعمال کریں یا سینے دیں، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ اسے استعمال نہ کریں، ہاں اگر بہت ضروری ہو تو رات کو لگائیں اور دن کے وقت اسے صاف کر دیں۔ اس کے بعد انہوں نے مزید فرمایا کہ جب میرے خاوند ابوسلمہ رضی اللہ عنہا فوت ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں نے مصبر (ایوا) آنکھوں پر لگا رکھا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ ”دوران عدت تم نے یہ کیا لگا رکھا ہے؟“ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس میں کسی قسم کی خوشبو نہیں ہے، آپ نے فرمایا: ”یہ چہرے کو جوان اور خوبصورت بناتا ہے اگر ضرورت ہو تو رات کو لگالیا کرو لیکن دن کے وقت اسے صاف کر دیا کرو۔“ [البداء، الطلاق: ۲۳۰۵]

مندرجہ ذیل حدیث کی روشنی میں بیوہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ دوران عدت درج ذیل چیزوں سے پرہیز کرے:

ہر قسم کی خوشبو سے اجتناب کیا جائے اگر خوشبودار صابن ہے تو نہانے کے لئے اسے استعمال نہ کیا جائے، اسی طرح خوشبودار تیل اور عطریات وغیرہ کے استعمال سے بھی پرہیز کرے، ہاں، ایام سے فراغت کے بعد ناگواری دور کرنے کے لئے حسب ضرورت خوشبو استعمال کر سکتی ہے۔ [صحیح بخاری، الطلاق: ۵۳۳۱]

بیوہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ عدت کے ایام اپنے گھر گزارے، بلاوجہ گھر سے باہر نہ نکلے، اگر گھر سے نکلنے کی ضرورت ہو تو رات کے وقت اپنے گھر واپس آجائے۔

ہر قسم کی زیب و زینت کو ترک کر دے اس میں حسب ذیل تین چیزیں شامل ہیں:

(الف) جو چیز بھی فی نفسہ زینت کے لئے استعمال ہو، مثلاً: مہندی لگانا، ہونٹوں پر سرخی کا استعمال اور بھرے کے لئے کریم یا پاؤڈر وغیرہ اسی طرح سرمہ وغیرہ کا استعمال، ان تمام چیزوں سے اجتناب کرے۔

(ب) اور کپڑے جو زینت کے لئے استعمال ہوتے ہیں، اس میں مختلف قسم کے رنگین اور ڈیزائن دار کپڑے آجاتے ہیں، بیوہ کو چاہیے کہ وہ دوران عدت سادہ اور عام کپڑے استعمال کرے۔

(ج) زلیزلات ہر قسم کے زلیزلات، یعنی بالیاں، پانڈب، کنگن، ہار، انگوٹھی وغیرہ زلیزلات، خواہ سونے کے ہوں یا چاندی کے، یعنی جو بھی بطور زینت استعمال ہوتے ہوں انہیں استعمال کرنا صحیح نہیں ہے۔

اگرچہ ہمارے ہاں اس سلسلہ میں افراط و تفریط سے کام لیا جاتا ہے لیکن درجہ ابلیت کی طرح ناروا قسم کی پابندی لگانا کسی صورت میں صحیح نہیں ہے، جیسا کہ شرعی پابندیوں سے آزادی بھی صحیح نہیں ہے۔

هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب



فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 2 صفحہ: 417